

مَنْ يُدِرْ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفِقِّمَهُ فِي الرَّيِّينِ

احمد رضا كے كتاب فضيل نصاب ليد رسد هداية

مُسَمِّي بِهِ

النوازل العربية

کاپہ اصلاحیہ :-

مؤلف

حضرت علامہ حکیم قاری محمد رضا صاحب انظار العالم بریلوی

بی۔ یو۔ پی۔ ایس (علیگ) فاضل السنہ شرقیہ

(لمتیقہ ۶۶۱)

پیش لفظ 52882

اردو زبان میں دینیات کا یہ رسالہ جس کا نام میں نے انوارِ شریعت رکھا ہے تبلیغی سلسلہ کی ایک بڑی ہے پہلا حصہ شائع کیا جا رہا ہے بقیہ حصص بھی انشاء اللہ تعالیٰ جلد مرتب ہو کر طبع ہو جائیں گے۔ حتی المقدور زبان کو آسان اور انداز بیان کو بطریق سوال و جواب ستھرا استعمال کیا ہے تاکہ بچہ، بچیاں اور کم تعلیم یافتہ لوگ بھی اس سے استفادہ کر سکیں۔ اس سلسلہ میں مجھے جناب شیخ صاحبی عبدالستار حاجی محمد سیوانی (راپٹیا) مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے طباعت کے مصارف برداشت فرما کر اس کو شائع فرما دیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے کاروبار اور رزق و روزگار میں خیر و برکت عطا فرمائے اور مسلمانوں کو اس کتابچے سے استفادہ کی توفیق دے آمین بجا و سید المرسلین و صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحابہ اجمعین و

(قاری) محبوب رضا بریلوی غفرلہ

بی۔ یو۔ پی۔ ایس (علیگ)

خطیب جامع مسجد کھوڑی گارڈن - کراچی۔

۱۹ جمادی الاول ۱۳۸۱ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی
رَسُوْلِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ اَجْمَعِیْنَ

اِسْلَامِی تَعْلِیْم

حصّہ اوّل

پہلا سبق

بُنِیَادِ اِسْلَام

سوال :- اِسْلَام کی بنیاد کتنی چیزوں پر ہے۔

جواب :- پانچ چیزوں پر۔

سوال :- وہ پانچ چیزیں کیا ہیں۔

جواب :- پہلی۔ کلمہ شہادت پڑھنا یعنی گواہی دینا اس بات کی کہ اللہ تعالیٰ

کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ

کے بندے اور اُس کے چنے رسول ہیں۔ دوسری پانچوں وقت کی فرض نمازیں ادا کرنا۔ تیسری رمضان شریف کے پورے روزے رکھنا۔ چوتھی صاحبِ نصاب کو زکوٰۃ دینا جس کے پاس ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی ہو وہ صاحبِ نصاب ہے)۔ اسکو ڈھائی روپیہ سیکرہ یعنی اپنے مال کا چالیسواں حصہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہر سال دینا چاہیے۔ پانچویں صاحبِ استطاعت کو حج کرنا۔ صاحبِ استطاعت وہ شخص ہے جس کے پاس اتنا مال ہو کہ حج کا سفر خرچ نکال کے واپس آنے تک اپنے مال بچوں کے روٹی کپڑے کا انتظام کر سکے ان پانچ چیزوں میں سے کسی ایک کا انکار بھی بالاتفاق کفر ہے۔

سوال :- کلمہ طیبہ کیا ہے۔

جواب :- لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ -

ترجمہ :- نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔

سوال :- کلمہ شہادت کیا ہے۔

جواب :- أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

ترجمہ :- گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور

گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے

بندے اور اُس کے رسول ہیں۔

سوال :- سب نیکیوں اور عبادتوں کی اصل کیا ہے۔

جواب :- ایمان تمام عبادتوں اور سب نیکیوں کی اصل ہے۔ ایمان کی درستی کے بغیر کوئی نیکی اور کوئی عبادت اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول نہیں ہوگی۔

سوال :- ایمان کے کتنے رکن ہیں۔

جواب :- ایمان کے دو رکن ہیں۔ اول۔ زبان سے اقرار کرنا۔ دوسرے دل سے سچ جاننا ان تمام باتوں کو جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائیں۔

سوال :- ایمان کی کتنی قسمیں ہیں۔

جواب :- ایمان کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) ایمانِ محفل : اَمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ

ترجمہ :- ایمان لایا میں اللہ پر جیسا کہ وہ

بِأَسْمَائِهِ وَصِفَاتِهِ وَقَبِلْتُ جَمِيعَ أَحْكَامِهِ - اقرار باللسان وتصدیق بالقلب۔

اپنے ناموں اور صفوں کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے تمام احکام قبول کئے۔

(۲) ایمانِ مفصل : اَمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ

ترجمہ :- ایمان لایا میں اللہ پر اور اس کے ملائکہ پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں

وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالَى

پر اور یومِ آخرت پر اور اس پر کہ اچھی اور بُری تقدیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور

وَالْبُعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ -

موت کے بعد اٹھائے جانے پر۔

دوسرا سبق (۲)

توحید:- اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ اس نے کسی کو نہیں جنا۔ اور نہ اس کو کسی نے جنا۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ اُس نے سارا جہان زمین و آسمان بنا کے۔ وہی سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔ سب اس کے محتاج ہیں وہ کسی کا محتاج نہیں۔ روزی دینا۔ چلانا۔ مارنا اسی کے اختیار میں ہے۔ وہ سب کا مالک ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ وہ تمام خوبیوں والا ہے۔ ہر عیب اور نقصان سے پاک ہے۔ وہ ہر ظاہر اور چھپی ہوئی چیز کو جانتا ہے۔ اس کے علم سے کوئی چیز باہر نہیں۔ اس کی ذات اور اس کی ساری خوبیاں ہمیشہ سے ہیں۔ دنیا کی ہر چیز اس کی پیدا کی ہوئی ہے۔ ہم اُس کے بندے ہیں وہ ہمارا مولا ہے۔ ہم پر ہمارے ماں باپ سے زیادہ مہربان ہے۔ ہمارے گناہوں کا بخشنے والا اور توبہ قبول فرمانے والا ہے۔ جس کو چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جس کو

چاہتا ذلیل کرتا ہے۔ اس کے حکم میں کوئی دُعا نہیں مار سکتا جسے چاہے امیر کر دے جسے چاہے فقیر بنا دے۔ جو کچھ کرتا ہے ٹھیک کرتا ہے۔ انصاف کرتا ہے۔ زندہ ہے۔ سونے اور اونگھنے سے پاک ہے۔ اس میں کوئی تغیر نہیں آ سکتا۔ قدرت والا ہے جو چاہے کرے۔ سُننے والا اور دیکھنے والا، کلام کرنے والا اور جاننے والا ہے۔ وہی باقی رہنے والا اور سب فنا ہونے والے ہیں۔ اُس کی نعمتیں بے انتہا ہیں۔ وہی عبادت کے لائق ہے۔

سوال :- سارا جہان کس نے بنایا۔

جواب :- اللہ تعالیٰ نے

سوال :- جہان کسے کہتے ہیں۔

جواب :- اللہ تعالیٰ کے سوا جو کچھ ہے اس کو جہان کہتے ہیں۔

سوال :- کیا جہان ہمیشہ سے ہے۔

جواب :- جی نہیں۔

سوال :- کیا جہان ہمیشہ رہے گا۔

جواب :- جی نہیں۔ جہان کی ہر چیز کے لئے ایک اندازہ مقرر ہے جس کے

بعد وہ فنا ہو جائے گی۔

سوال :- کیا اللہ تعالیٰ کو برائیوں پر قدرت ہے۔

جواب :- جی نہیں۔ اس لئے کہ بُرائی اس قابل نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت میں داخل ہو۔ اللہ تعالیٰ ہر بُرائی سے پاک ہے۔

سوال :- کیا اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔

جواب :- ہرگز نہیں۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے اور جھوٹ عیب ہے۔

سوال :- کیا اللہ تعالیٰ ظلم کر سکتا ہے۔

جواب :- ہرگز نہیں۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا مالک ہے اور مالک اپنی ملک میں جو چاہے کرے اس کو ظلم نہیں کہہ سکتے۔

سوال :- کیا اللہ تعالیٰ اپنا شریک پیدا کر سکتا ہے۔

جواب :- ہرگز نہیں۔ اس لئے کہ جس کو اللہ تعالیٰ پیدا کرے گا وہ اس کا بندہ ہوگا اور مخلوق لہذا شریک نہیں ہو سکتا۔



تیسرا سبق (۳)

نبوت کا بیان

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی ہدایت کے واسطے جن پاک بندوں کو اپنے احکام پہنچانے کے لئے بھیجا ان کو نبی کہتے ہیں دوسرے لفظوں میں یوں سمجھو کہ نبی وہ برگزیدہ انسان ہیں جن کے پاس اللہ تعالیٰ کی وحی آتی ہے۔ یہ وحی کبھی فرشتہ لیکر آتا ہے اور کبھی فرشتے کے واسطے کے بغیر آتی ہے۔ نبی معصوم ہوتا ہے یعنی گناہوں سے پاک ہوتا ہے۔ اسکی عادتیں، خصلتیں سب پاکیزہ ہوتی ہیں۔ اس کا نام نسب، جسم، قول فعل سب اعلیٰ درجے کے ہوتے ہیں۔ وہ گھناؤنی باتوں سے پاک ہوتا ہے۔ نبی کی عقل کامل ہوتی ہے دنیا کا بڑے سے بڑا عقلمند نبی کی عقل کے کروڑوں درجہ تک بھی نہیں پہنچ سکتا۔ نبی کو اللہ تعالیٰ غیب کا علم عطا فرماتا ہے جس سے وہ چھپی ہوئی چیزوں کو جلن لیتا ہے اور لوگوں کو آئندہ ہونے والی باتیں بتاتا ہے۔ وہ دن رات اللہ تعالیٰ کی بندگی اور عبادت میں لگا رہتا ہے۔ بندوں کو اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچاتا ہے۔ بھلائی کا راستہ دکھاتا ہے۔ نبوت اللہ تعالیٰ کی

بارگاہ میں ایک بہت بلند اور بڑا مرتبہ ہے۔ کوئی شخص اس کو اپنی کوشش سے حاصل نہیں کر سکتا۔ چاہے کتنی ہی عبادت کرے ساری عمر روزے رکھے۔ رات رات بھر سجدوں میں رویا کرے۔ اپنا تمام مال خدا کی راہ میں خرچ کر دے۔ غرض جس قدر چاہے اچھے کام کرے مگر نبوت کے مرتبے کو حاصل نہیں کر سکتا۔ نبوت اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اُس نے جسے چاہا عطا فرمادیا۔ نبی کی فرمانبرداری اور اطاعت فرض ہے۔ نبی تمام مخلوق سے افضل ہوتا ہے۔ اس کی تعظیم و توقیر فرض ہے اور اس کی ادائے توہین یا انکار کفر ہے نبی سے محبت رکھنا اور اس کی دل سے عزت کرنا عین ایمان ہے۔ جو نبی نئی شریعت لائے اُس کو رسول کہتے ہیں۔ سب انبیاء علیہم السلام زندہ ہی جس طرح دنیا میں تھے۔ ایک آن کے لئے اُن پر موت طاری ہو گئی پھر زندہ ہو گئے۔ دنیا میں سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام تشریف لائے وہ سب انسانوں کے باپ ہیں۔ ان سے پہلے انسانوں کا سلسلہ نہ تھا سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرتِ کاملہ سے آدم علیہ السلام کو بے ماں، باپ کے پیدا فرمایا پھر اُن سے حضرت حوا کو پیدا فرمایا۔ سب آدمی ان دونوں کی اولاد ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو سب چیزوں کے ناموں کا علم عطا فرمایا۔ فرشتوں کو ان کے سجدہ کا حکم دیا۔ ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی

اور سب نبیوں کے سردار ہیں۔ آپ آخری نبی ہیں۔ آپ پر نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا اب کوئی نبی پیدا نہیں ہو سکتا۔ جو شخص آپ کو آخری نبی نہ مانے وہ کافر ہے۔ تمام انبیاء کو جو کمالات جدا جدا ملے وہ سب ہمارے حضور علیہ السلام کی ذاتِ عالی میں اللہ تعالیٰ نے جمع فرمادیں اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کے تمام کمالات کے علاوہ اور بہت سے خاص کمالات حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت فرمائے۔ حضور علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں۔

سوال :- کیا جن اور فرشتے بھی نبی ہوتے ہیں۔

جواب :- نہیں۔ نبی صرف انسانوں ہی میں سے ہوتے ہیں اور انسانوں میں سے بھی صرف مرد نبی ہوئے ہیں کوئی عورت نہیں ہوئی۔

سوال :- وحی کے کہتے ہیں۔

جواب :- وحی پیغامِ الہی کو کہتے ہیں۔

سوال :- کیا غیر نبی کے پاس بھی وحی آتی ہے۔

جواب :- وحی نبوت غیر نبی کے پاس نہیں آتی۔ جو اس کا قائل ہو وہ کافر ہے۔

سوال :- معصوم کے کہتے ہیں۔

جواب :- جس سے گناہ ممکن نہ ہو اس کو معصوم کہتے ہیں۔

سوال :- معصوم کون لوگ ہیں۔

جواب :- انبیاء اور فرشتے معصوم ہوتے ہیں۔

سوال :- کیا امام اور اولیاء بھی معصوم ہوتے ہیں۔

جواب :- صرف انبیاء اور فرشتے معصوم ہیں اور کوئی معصوم نہیں اماموں

اور اولیاء اللہ کو معصوم نہیں کہہ سکتے۔ اگرچہ ان سے کوئی گناہ منہ

نہ ہو۔

سوال :- فرشتوں نے آدم علیہ السلام کو کیا سجدہ کیا تھا۔

جواب :- یہ تعظیمی سجدہ تھا جو اگلی شریعتوں میں جائز تھا۔ ہمدانی

شریعت میں جائز نہیں ہے اور عبادت کا سجدہ اگلی شریعتوں

میں بھی خدا کے سوا کسی کے لئے جائز نہیں ہوا۔



چوتھا سبق (۴)

معجزات کا بیان

وہ عجیب و غریب کام جو عادتاً ناممکن ہوں جیسے مردوں کو زندہ کرنا۔ اشارہ سے چاند کے دو ٹکڑے کر دینا۔ ڈوبے ہوئے سورج کو واپس کر لینا۔ انگلیوں سے پانی کے چٹھے جاری کر دینا۔ ایسی عجیب و غریب باتیں اگر نبوت کا دعویٰ کر نیوالے سے اس کی تائید میں ظاہر ہوں تو انکو معجزہ کہتے ہیں۔ معجزات انبیاء علیہم السلام کی نبوت کی دلیل ہوتے ہیں جسکو دیکھ کر انسان ان کی سچائی کا یقین کر لیتا ہے اور ان کی نبوت کا قائل ہو جاتا ہے۔ کوئی جھوٹا شخص اگر نبوت کا دعویٰ کرے تو وہ معجزہ ہرگز نہیں دکھا سکتا۔ ہمارے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات بہت زیادہ ہیں جن میں معراج شریف بہت مشہور معجزہ ہے۔ حضور علیہ السلام رات کے بہت سٹھوڑے سے جنتے ہیں مکہ شریف سے بیت المقدس تشریف لے گئے وہاں انبیاء علیہم السلام کی امامت فرمائی۔ بیت المقدس سے آسمانوں پر تشریف لے گئے اللہ تعالیٰ کے قرب خاص سے مشرف ہوئے یہ رُتبہ کسی اور نبی کو نہیں ملا۔ اللہ تعالیٰ کا جمال اپنی

آنکھوں سے دیکھا۔ کلام الہی سنا۔ جنت و دوزخ کی سیر کی۔ زمین و آسمان کے تمام فرشتے دیکھے۔ مکہ شریف سے بیت المقدس جاتے ہوئے جو تانے راہ میں بے تھے اُن کا آنکھوں دیکھا حال صبح کو بیان فرما دیا۔

سوال :- ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کہاں پیدا ہوئے۔

جواب :- شہرِ مکہ شریف میں۔

سوال :- مکہ شریف کس ملک میں ہے۔

جواب :- مکہ شریف ملکِ عرب میں ہے۔

سوال :- حضور علیہ السلام کب پیدا ہوئے۔

جواب :- حضور علیہ السلام ۱۲ ربیع الاول پیر کے دن ۱۵۵۰ھ کو

پیدا ہوئے۔

سوال :- آپ کے والد اور والدہ کے نام کیا تھے۔

جواب :- آپ کے والد بزرگوار کا نام حضرت عبد اللہ اور والدہ

ماجدہ کا نام حضرت آمنہ تھا۔

سوال :- آپ کے دادا کا نام کیا تھا۔

جواب :- آپ کے دادا کا نام حضرت عبد المطلب تھا۔

سوال :- حضور علیہ السلام کی عمر شریف کتنی ہے۔

جواب :- آپ کی عمر شریف ۳۳ سال ہوئی۔

سوال :- آپ تمام عمر کہاں کہاں رہے۔

جواب :- آپ ۵۳ سال کی عمر تک مکہ شریف میں رہے اور اُس کے بعد اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہجرت کر کے مدینہ شریف لے گئے اور وہاں سال و ماہ قیام فرمایا وہیں وفات پائی اور وہیں آپ کا مزار شریف ہے۔

سوال :- آپ نے اپنی نبوت کا اعلان کس عمر میں فرمایا۔

جواب :- چالیس سال کی عمر میں۔



پانچواں (۱۵) سبق

قرآن مجید کا بیان

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو اُس نے اپنے بندوں کی رہنمائی اور ہدایت کے لئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتارا جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت اور حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل اتاری۔ مسلمانوں کا ان سب کتابوں پر ایمان ہے۔ یہ سب کتابیں برحق ہیں۔ مگر اب یہ کتابیں اپنی اصل حالت پر نہیں ہیں۔ اگلے زلزلے کے شریر لوگوں نے اپنی طرف سے ان میں کمی

بیشی کر کے ان کو بدل ڈالا۔ قرآن شریف کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لی ہے اس لئے وہ آج بھی ویسا ہی ہے جیسا کہ نازل ہوا تھا۔ ایک حرف کا بھی فرق نہیں ہے۔ قرآن شریف میں سارے علوم ہیں اور وہ بے مثل کتاب ہے۔ تمام انسان جنات اور فرشتے بھی بل کر قرآن شریف کی ایک چھوٹی سی آیت کا جواب نہیں بنا سکتے۔

سوال :- کیسے معلوم ہوا کہ قرآن شریف اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔
 جواب :- تمام مخلوق بل کر بھی قرآن شریف کا جواب نہیں بنا سکتی اور اگر یہ انسان کا کلام ہوتا تو اس جیسا کلام لوگ ضرور بنا لیتے۔ اس لئے معلوم ہوا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ پھر یہ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے جو اس نے مجھ پر اتاری ہے۔

سوال :- کیا پورا قرآن شریف ایک مرتبہ اُتر آیا تھوڑا تھوڑا نازل ہوا۔

جواب :- لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر پورا قرآن ایک ہی مرتبہ نازل ہوا۔ اور حضور علیہ السلام پر تھوڑا تھوڑا اُتر آیا کبھی ایک آیت کبھی چند آیتیں۔ کبھی ایک سورہ۔ جتنی جتنی ضرورت ہوتی گئی نازل ہوتا گیا۔

سوال :- لوح محفوظ کسے کہتے ہیں ۔

جواب :- لوح محفوظ ایک آسمان کا نام ہے جس میں قرآن شریف لکھا ہوا ہے ۔

سوال :- پورا قرآن شریف کتنی مدت میں نازل ہوا ۔

جواب :- ۲۳ برس میں نازل ہوا ۔

سوال :- قرآن شریف کس طرح نازل ہوا ۔

جواب :- حضرت جبرئیل علیہ السلام آکر کوئی آیت یا سورۃ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سناتے تھے اور حضور علیہ السلام اس کو حفظ کر کے لکھوا دیتے تھے ۔

سوال :- حضرت جبرئیل علیہ السلام کون ہیں ۔

جواب :- فرشتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ کے احکام پیغمبروں کے پاس لاتے تھے ۔

سوال :- قرآن شریف میں دوسری آسمانی کتابوں کی طرح ملاوٹ کیوں نہیں ہوئی ۔

جواب :- اس لئے کہ اس کی نگہبانی اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لی ہے ۔



چھٹا سبق^(۶)

اسلام کے احکام

سوال :- اسلام کے احکام کیا ہیں۔

جواب :- (۱) فرض (۲) واجب (۳) سنت (۴) مستحب (۵) مباح
(۶) حلال (۷) حرام (۸) مکروہ (۹) مفسد وغیرہ۔

سوال :- فرض کسے کہتے ہیں۔

جواب :- جو دلیل یقینی سے ثابت ہوا ہو یعنی جس میں کسی قسم کا شک و شبہ نہ ہو اس کا حکم یہ ہے کہ اس پر عمل کرنے سے ثواب اور ترک کرنے سے عذاب ہوتا ہے جیسے پنجوقتہ نماز۔ رمضان شریف کے روزے۔ حج۔ زکوٰۃ۔ فرض کا انکار کرنے والا کافر ہے۔

سوال :- واجب کسے کہتے ہیں۔

جواب :- واجب وہ ہے جو دلیل ظنی سے ثابت ہوا ہو۔ یعنی جس میں شک و شبہ کی گنجائش ہو۔ اس کا حکم یہ ہے کہ اس پر عمل کرنے

سے ثواب اور ترک کرنے سے عذاب ہوتا ہے۔ جیسے وتر نماز۔
اس کا انکار کرنے والا کافر نہیں ہوگا۔

سوال :- سنت کسے کہتے ہیں۔

جواب :- سنت اس دینی طریقے کا نام ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے اچھا جان کر اختیار کیا ہو لیکن فرض و واجب کی طرح نہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔
۱۔ سنت مؤکدہ ۲۔ سنت غیر مؤکدہ اسکو سنت زائدہ بھی کہتے ہیں
سوال :- سنت مؤکدہ کسے کہتے ہیں۔

جواب :- سنت مؤکدہ اسے کہتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادت کے طریقے پر ہمیشہ کیا ہو۔ اگرچہ دو ایک مرتبہ ترک بھی کر دیا ہو یا اس کے کرنے کا حکم دیا ہو۔ یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ہمیشہ اس پر عمل کیا ہو اور اگر کبھی اتفاق سے ترک کیا ہو تو حضور علیہ السلام نے منع نہ فرمایا ہو۔ اس پر عمل کرنے سے ثواب اور سستی کی وجہ سے ترک کرنے سے عتاب ہوتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے جیسے جماعت۔ اذان۔ اقامت۔ اور فجر کی سنتیں وغیرہ۔

سوال :- سنت غیر مؤکدہ کسے کہتے ہیں۔

جواب :- سنت غیر مؤکدہ وہ ہے جس کو حضور علیہ السلام نے عادت کے طور پر ہمیشہ کیا ہو۔ اس کے کرنے سے ثواب ملتا ہے اور نہ کرنے سے عذاب نہیں ہوتا جیسے رکوع و سجود میں طول دینا وغیرہ۔

سوال :- مستحب کے کہتے ہیں۔

جواب :- مستحب وہ ہے جسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کبھی کیا ہو اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تابعین۔ تبع تابعین اور علماء کرام نے اُسے اچھا جانا ہو۔ یا جس فعل کو صحابہ نے حضور علیہ السلام کے روبرو کیا ہو اور حضور علیہ السلام نے اُس کو منع نہ فرمایا ہو۔

سوال :- مُباح کے کہتے ہیں۔

جواب :- مُباح وہ ہے جس کا کرنا اور نہ کرنا دونوں برابر ہوں کرنے سے ثواب نہیں ملتا اور نہ کرنے سے عذاب نہیں ہوتا۔ جیسے اچھا کھانا، اچھا پہننا وغیرہ۔

سوال :- حرام کے کہتے ہیں۔

جواب :- حرام وہ ہے جس کی حرمت دلیل قطعی سے ثابت ہو یعنی جسے حرام ہونے میں کوئی شک و شبہ نہ ہو اس کا نہ کرنا ثواب اور کرنا موجب عذاب ہے اور اس کو مباح و حلال جاننا بالاتفاق کفر ہے

جیسے شراب پینا۔ زنا کرنا۔ جو اکھیلنا۔ سوڈ کھانا وغیرہ۔

سوال :- حلال کسے کہتے ہیں۔

جواب :- حلال وہ ہے جس کی حرمت یا کراہت پر کوئی دلیل نہ ہو بلکہ اس کے حلال ہونے کی کہیں کوئی دلیل مل جائے جیسے غیر محرمات سے نکاح کرنا حلال ہے۔

سوال :- حلال اور مباح میں کیا فرق ہے۔

جواب :- حلال عام ہے اور مباح خاص یعنی ہر مباح کو حلال کہہ سکتے ہیں مگر ہر حلال کو مباح نہیں کہہ سکتے جیسے فرض واجب کو حلال کہہ سکتے ہیں مگر مباح نہیں کہہ سکتے۔

سوال :- مکروہ کسے کہتے ہیں۔

جواب :- مکروہ وہ ہے جس کا نہ کرنا اس کے کرنے سے افضل و اعلیٰ ہو۔ اس کی دو قسمیں ہیں ۱۔ مکروہ تنزیہی ۲۔ مکروہ تحریمی۔

سوال :- مکروہ تحریمی کسے کہتے ہیں۔

جواب :- مکروہ تحریمی وہ ہے جس کی حرمت دلیل ظنی سے ثابت ہو یعنی جس کے حرام ہونے میں شک و شبہ پایا جائے اس کے کرنے سے عذاب کا خوف ہے اور نہ کرنے میں ثواب ہے لیکن اس کو حلال اور مباح جاننا کفر نہیں۔

سوال :- مکروہ تنزیہی کے کہتے ہیں ۔

جواب :- مکروہ تنزیہی وہ ہے جس سے بچنا بہتر اور ثواب ہے ۔

سوال :- مفسد کے کہتے ہیں ۔

جواب :- مفسد وہ ہے جو عمل شرعی کو بگاڑ دے اس کے قصداً کرنے

سے عذاب ہوتا ہے اور اس سے عمل باطل ہو جاتا ہے ۔



(۱۶) ساتواں سبق

کتاب الطہارۃ۔ غسل کا بیان

سوال :- غسل میں کتنے فرض ہیں ۔

جواب :- غسل میں تین فرض ہیں ۔ (۱) مضمضہ یعنی کھلی کرنا اس طرح کہ

سائے منہ میں پانی پہنچ جائے ۔ اگر روزہ دار نہ ہو تو کھلی کے ساتھ

غزہ بھی کرے ۔ (۲) استنشاق یعنی ناک میں پانی چڑھانا ۔

(۳) تمام بدن پر پانی بہانا اس طرح کہ بال برابر جگہ بھی خشک

نہ رہے اگر بدن کا کوئی حصہ بھی خشک رہ گیا تو غسل نہ ہوگا ۔

سوال :- غسل کرنے کا مسنون طریقہ کیا ہے ۔

۵۲۸۸۵

جواب :- غسل کرنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ جس شخص پر غسل واجب ہو اس کو چاہیے کہ پہلے دونوں ہاتھ پھوپھوں تک تین بار دھو کر پاک کرے پھر شرم گاہ کو خوب اچھی طرح دھوئے پھر وضو کرے اس کے بعد سارے بدن پر تین بار پانی بہائے اگر غسل خانہ میں کیچڑ ہو تو پیروں کو وضو کے بعد نہ دھوئے بلکہ غسل کرنے کے بعد پاک جگہ پر پیر دھوئے۔

وضو کا بیان

سوال :- وضو میں کتنے فرض ہیں۔

جواب :- وضو میں چار فرض ہیں۔ ۱۔ اول سارے منہ کا دھونا، ہاتھ کے بالوں سے لے کر ٹھڈی کے نیچے تک اور دونوں کانوں تک ۲۔ دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت دھونا۔ ۳۔ چوتھائی سر کا مسح کرنا۔ ۴۔ دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

سوال :- وضو میں کوئی واجب بھی ہے۔

جواب :- وضو میں کوئی واجب نہیں۔

سوال :- وضو کرنے کا مسنون طریقہ کیا ہے۔

جواب :- وضو کرنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم

پڑھ کر دونوں ہاتھوں کو پہچوں تک باؤھونے پھر داہنے چلو میں پانی
 لے کر تین بار کلی مع مسواک کے کرے یعنی کلمہ کی انگلی یا کسی پاک لکڑی
 سے دانتوں کو مل کر مضمضہ کرے۔ پھر داہنے چلو میں پانی لے کر تین
 بار ناک میں چڑھائے اور بائیں ہاتھ سے ناک سینکے۔ پھر دونوں
 ہاتھوں میں پانی لے کر تین بار تمام منہ پر بہائے پھر تین بار دونوں
 ہاتھوں کو انگلیوں کے سروں سے لے کر کہنیوں سمیت دھوئے
 پہلے داہنا ہاتھ پھر بائیں۔ اس کے بعد تمام سر کا مسح کر کے دونوں
 کانوں اور گردن کا مسح بھی کرے۔ اس کے بعد دونوں پیروں کو
 ٹخنوں سمیت تین بار دھوئے پہلے دایاں پیر پھر بائیں۔ اب
 وضو تمام ہوا۔

نواقض وضو کا بیان

سوال :- وضو کو توڑنے والی کون کون سی چیزیں ہیں۔

جواب :- پیشاب یا پاخاد کی راہ سے کسی چیز کا خارج ہونا اگرچہ ہوا ہو
 اور خون یا پیپ یا اس کا پانی زخم سے نکل کر ایسی جگہ تک پہنچ
 جائے جس کا دھونا غسل میں فرض تھا۔ یا غافل ہو کر سو جانا
 یا ایسی ٹیک لگا کر سو جانا کہ اگر اس کو ہٹالیں تو سونے والا گر پڑے

یا نماز میں قہقہہ مار کر منہ یا منہ بھر کرتے کرنا۔ یا غشی کا آجانا۔ یا نشہ پی کر مست ہو جانا۔ یا پاگل ہو جانا یہ چیزیں وضو کو توڑنے والی ہیں انکو نواقض وضو کہتے ہیں۔



اَسْهُوَالِ سَبَقِ

پیشاب و پاخانہ کے آداب

سوال :- پیشاب کرنے کے آداب کیا ہیں۔

جواب :- ہر شخص کو چاہیے کہ جب پیشاب کرنے کو بیٹھے تو مٹی کا ڈھیلہ ہاتھ میں رکھے اور پیشاب سے فارغ ہو کر پیشاب کی نالی کے منہ کو ڈھیلے سے اچھی طرح خشک کرے کہ پیشاب کی تھری ڈھیلے میں جذب ہو جائے۔ پھر ڈھیلہ پھینک دے اور پیشاب کے مقام کو پانی سے دھو کر پاک کرے اس کو استنجا کرنا کہتے ہیں۔ پیشاب بیٹھ کر کرنا چاہیے۔ کھڑے ہو کر نہ کرے مگر کسی عذر کی وجہ سے کھڑے ہو کر کر سکتا ہے۔

سوال :- پاخانہ کے آداب کیا ہیں۔

جواب :- ہر مسلمان پر لازم ہے کہ جب پاخانہ کے لئے بیٹھے تو کعبہ شریف کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے نہ بیٹھے۔ پاخانہ کرنے کے بعد پاخانہ کی جگہ کو تین یا پانچ ڈھیلوں سے خوب صاف کر کے پانی سے خوب پاک کرے کہ پاخانہ کی جگہ چکنائی نہ رہے۔

تَيْمَمُ كَابِيَانُ

سوال :- تيمم کس حالت میں کرنا چاہیے۔

جواب :- تيمم اس وقت کرنا چاہیے جب دائیں، بائیں اور پیچھے ایک ایک میل اور آگے دو میل تک پانی نہ ملے یا اس کے پاس رسی اور ڈول نہ ہو۔ یا پانی پر ایسے دشمن کا قبضہ ہو جس سے جان مال یا آبرو کا خطرہ ہو یا پانی بہت مہنگا ملتا ہو یا پانی اتنا کم ہو کہ اگر وضو کرے تو خود یا اپنا جانور یا سارہ جائے یا پانی کے استعمال سے بیماری کا خوف ہو ان سب صورتوں میں تيمم کر سکتا ہے۔

سوال :- تيمم کس چیز پر کر سکتا ہے۔

جواب :- پاک مٹی یا پاک گرد آلود کپڑے یا پاک دیوار پر تيمم کر سکتا ہے۔

سوال :- تيمم کرنے کا طریقہ کیا ہے۔

جواب تیمم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دل میں تیمم کی نیت کرے پھر دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو کشادہ کر کے پاک مٹی یا پاک گرد آلود کپڑے یا پاک دیوار پر دونوں ہاتھوں کو مار کر پورے منہ پر اس طرح پھیرے کہ بال برابر جگہ بھی نہ چھوٹے پھر دوسری ضرب مار کر داہنے ہاتھ پر بایاں ہاتھ اور بائیں ہاتھ پر داہنا ہاتھ انگلیوں کے سرے سے کہنیوں سمیت اس طرح پھیرے کہ بال برابر جگہ بھی نہ چھوٹے انگلیوں کی گھائیوں میں اور داڑھی میں خلال کرے۔ اگر انگوٹھی پہنے ہو تو اس کو بھی حرکت دے تاکہ تیمم پورا ہو جائے۔ یہی طریقہ غسل کے تیمم کا ہے۔

نواں سبق^(۹)

اذان کا بیان

سوال :- اذان کسے کہتے ہیں۔

جواب :- اذان ان الفاظ کو کہتے ہیں جو پنجوقتہ نمازوں سے پہلے

مؤذن کھڑے ہو کر بلند آواز سے عربی زبان میں کہتا ہے۔

سوال :- اذان کس وقت دی جاتی ہے۔

جواب :- اذان ہر فرض نماز سے اتنے پہلے دی جاتی ہے کہ نمازی اذان کو سن کر مسجد میں آئیں اور وضو اور سنتوں سے فارغ ہو کر جماعت میں شامل ہو جائیں۔ صرف مغرب کی اذان ختم ہوتے ہی نماز شروع کر دینی چاہیے۔

سوال :- اذان کہاں دی جانی چاہیے۔

جواب :- اذان کے لئے کوئی مقام مخصوص نہیں۔ شہر، سو یا جنگل۔ جماعت سے نماز پڑھے یا تنہا۔ البتہ مسجد سے باہر اذان دینا چاہئے۔ مسجد میں اذان دینا مکروہ ہے۔

سوال :- اذان دینے کا کیا طریقہ ہے۔

جواب :- اذان دینے کا یہ طریقہ ہے کہ مؤذن قبلہ رو کھڑے ہو کر کلمہ کی دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں لگا کر بلند آواز سے یہ الفاظ کہے :-

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

ترجمہ :- اللہ سب بڑا ہے اللہ سب بڑا ہے اللہ سب بڑا ہے

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں	میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ	اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ
میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں	میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں

حَى عَلَى الصَّلَاةِ

نماز کے لئے آؤ

حَى عَلَى الْفَلَاحِ

کامیابی کی طرف آؤ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

حَى عَلَى الصَّلَاةِ

نماز کے لئے آؤ

حَى عَلَى الْفَلَاحِ

کامیابی کی طرف آؤ

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ

اللہ سب سے بڑا ہے

یہ اذان پنجوقتہ نمازوں کے لئے شارع علیہ السلام نے مقرر فرمائی ہے

لیکن فجر کی اذان میں حی علی الفلاح کے بعد الصلوة خیر من النوم (نماز نیند سے بہتر ہے) دو مرتبہ کہے اور پھر اذان میں حی علی الصلوة کہتے ہوئے دائیں طرف اور حی علی الفلاح کہتے ہوئے بائیں طرف منہ گھمائے۔ مگر خیال رہے کہ سینہ نہ گھوڑے۔

سوال :- اذان کے بعد کون سی دعا پڑھتے ہیں۔

جواب :- اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ

ترجمہ :- اے اللہ رب اس پوری دعا کے اور کھڑی ہونے والی نماز کے

الْقَائِمَةِ ابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالذَّرَجَةَ

عطا فرما ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت اور بلند درجہ

الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ وَاجْعَلْنَا

اور مبعوث فرما ان کو اس مقام محمود میں جس کا تو نے وعدہ فرمایا ان سے اور کہ ہم کو

فِي شَفَاعَتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ ۝

ان کی شفاعت میں قیامت کے دن بیشک تو وعدہ خلافی نہیں کرے گا۔

سوال :- اقامت کے کہتے ہیں اور اس کا وقت کیا ہے۔

جواب :- اذان کے الفاظ میں حی علی الفلاح کے بعد دوبارہ اقامت

الصلوة زیادہ کر دیں تو اس کو اقامت یا تکبیر کہتے ہیں۔ اقامت ہر

فرض نماز سے پہلے اور تکبیر تحریمی سے متصل کہنا چاہیے۔ خواہ مسجد ہو

یا میدان، جماعت سے نماز پڑھے یا تنہا۔ اقامت کی آواز اذان کی

آواز سے پست رہنا چاہیے۔

سوال :- اقامت کے وقت نمازیوں کو کیا کرنا چاہیے۔

جواب :- اقامت کے وقت نمازی اپنی اپنی جگہ پر خاموش بیٹھے رہیں

جب مکبر حی علی الفلاح کہے تو صفیں درست کر کے کھڑے ہو جائیں۔

سوال :- اگر اقامت کے شروع میں کھڑے ہو جائیں تو کیا حرج ہے۔

جواب :- اقامت کے شروع میں کھڑا ہونا آداب نماز کے خلاف ہے۔

سوال :- اذان دینے والے اور اقامت کہنے والے کو کیا کہتے ہیں۔

جواب :- اذان دینے والے کو مؤذن اور اقامت کہنے والے کو مکبر

کہتے ہیں۔

دَسْوَالِ سَبَقِ

كِتَابُ الصَّلَاةِ

بِئَجْكَانَ نَمَازِوْنَ كِ اَوْقَاتِ

سوال :- پنجوقتہ نمازوں کے نام کیا ہیں۔

جواب :- ۱۔ فجر ۲۔ ظہر ۳۔ عصر ۴۔ مغرب ۵۔ عشاء۔

سوال :- ہر ایک نماز کا وقت کب سے کب تک ہے۔

جواب :- فجر :- فجر کی نماز کا وقت صبح صادق سے لے کر سورج کی

کرن پھوٹنے سے پہلے تک ہے۔ ظہر :- ظہر کی نماز کا وقت

سورج ڈھلنے سے شروع ہو کر شے کے سایہ اصلی پر دو گنا سایہ زیادہ

ہونے تک رہتا ہے۔ سایہ اصلی شے کے اس سایہ کو کہتے ہیں جو سورج

کے نصف النہار حقیقی کے وقت ہوتا ہے۔ سایہ اصلی موسم کے لحاظ

سے گھٹتا بڑھتا رہتا ہے۔ نصف النہار حقیقی وہ وقت ہے جب

سورج بیچ آسمان پر آجائے۔ عصر :- عصر کی نماز کا وقت

شے کے سایہ اصلی پر دو گنا سایہ زیادہ ہونے کے وقت سے سورج

کے غروب ہونے سے پہلے تک رہتا ہے۔ مغرب ۱۔ مغرب کی نماز کا وقت سورج کے غروب ہوتے ہی شروع ہو جاتا ہے۔ اور سورج کے غروب کے بعد آسمان کے کناروں پر جو سفیدی ظاہر ہوتی ہے اس کے سیاہی میں بدلنے تک رہتا ہے۔
 عشاء :- عشاء کی نماز کا وقت آسمان کے مغربی کناروں پر سیاہی ظاہر ہوتے ہی شروع ہو جاتا ہے اور صبح صادق تک رہتا ہے۔



گیارہواں سبق

پنجگانہ نمازوں کی رکعتوں کی تعداد

سوال :- فجر کی نماز میں کتنی رکعتیں ہیں۔

جواب :- فجر میں کل چار رکعتیں ہیں دو سنتیں اور دو فرض۔ پہلی دو سنتیں مؤکدہ ہیں۔

سوال :- ظہر کی نماز میں کتنی رکعتیں ہیں۔

جواب :- ظہر کی نماز میں کل بارہ رکعتیں ہیں۔ پہلی چار رکعتیں سنت مؤکدہ۔ پھر چار فرض۔ پھر دو رکعتیں سنت مؤکدہ۔ پھر دو

رکعت نفل۔

سوال :- عصر کی نماز میں کتنی رکعتیں ہیں۔

جواب :- عصر کی نماز میں کل آٹھ رکعتیں ہیں۔ پہلی چار رکعتیں سنت

غیر مؤکدہ پھر چار فرض۔

سوال :- مغرب کی نماز میں کتنی رکعتیں ہیں۔

جواب :- مغرب کی نماز میں کل سات رکعتیں ہیں۔ پہلی تین رکعتیں

فرض۔ پھر دو رکعتیں سنت مؤکدہ۔ پھر دو نفل۔

سوال :- عشاء کی نماز میں کتنی رکعتیں ہیں۔

جواب :- عشاء کی نماز میں کل سترہ رکعتیں ہیں۔ پہلی چار رکعتیں سنت

غیر مؤکدہ پھر چار رکعتیں فرض پھر دو رکعتیں سنت مؤکدہ پھر

دو نفل پھر تین رکعتیں وتر واجب پھر دو رکعتیں نفل۔

سوال :- وتروں کی تیسری رکعت کس طرح پڑھے۔

جواب :- وتروں کی تیسری رکعت میں الحمد اور سورۃ پڑھنے کے بعد

اللہ اکبر کہہ کر کانوں کی گدیوں تک دونوں ہاتھ اٹھا کر پھر نواف

کے نیچے باندھ لے اور دعاء قنوت پڑھے پھر رکوع کرے۔

دعاء قنوت :- اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ

ترجمہ :- اے اللہ ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور مغفرت طلب کرتے ہیں اور تجھ پر ایمان

بِكَ وَتَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُشِنِي عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ

لاتے ہیں اور تیرے اوپر بھروسہ کرنے میں اور تیری بہتر تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر ادا کرتے ہیں

وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ اللَّهُمَّ

اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور علیحدہ کر دیتے ہیں اور چھوڑ دیتے ہیں اسکو جو تیری پابندی کرے اے اللہ ہم

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلكَ نَصَلِي وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعِي

تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی جانب دوڑتے

وَمُخْفِدُ وَنَرْجُو رَحْمَتَكَ وَنَخْشَى عَذَابَكَ إِنَّ عَذَابَكَ

اور چھپتے ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں اور بیشک تیرا عذاب

بِالْكَفَّارِ مُلْحِقٌ هـ

کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

بارہواں سبق (۱۲)

نہا ز کے فرضوں کا بیان

سوال :- نماز میں کتنے فرض ہیں۔

جواب :- نماز میں تیسرہ فرض ہیں اور ان کی دقتیں ہیں ۱۔ داخل

نماز ۲۔ خارج نماز۔ چھ نماز سے خارج ہیں انکو شرائط کہتے ہیں اور سات

نماز میں داخل ہیں انکو ارکان کہتے ہیں۔ ان سب کا ادا کرنا ضروری

ہے۔ ان کے بغیر نماز نہیں ہوگی۔

سوال :- نماز کی چھ شرطیں بیان کیجئے۔

جواب :- نماز کی چھ شرطیں یہ ہیں : ۱۔ نماز کے بدن کا نجاستِ حقیقی

اور نجاستِ حکمی دونوں سے پاک ہونا۔

۲۔ نماز کے لباس کا پاک ہونا۔

۳۔ جائے نماز کا پاک ہونا۔

۴۔ ستر یعنی بدن کا چھپانا مرد کوناف سے گھٹنوں تک اور عورت

کو سارا بدن منہ - پہنچے اور پیروں کے سوا)۔

۵۔ نماز کی نیت کرنا۔

۶۔ قبلہ کی طرف منہ کرنا۔

سوال :- نماز کے سات ارکان بیان کیجئے۔

جواب :- نماز کے سات ارکان یہ ہیں :

۱۔ قیام

۱۔ تکبیر تحریمیہ

۲۔ رکوع

۲۔ قرأت

۳۔ آخر کا قعدہ

۳۔ سجود

۴۔ اپنے کسی فعل کے ذریعے نماز سے باہر آنا۔



تیسرا سوال (۱۱۳)

وَاجِبَاتِ نَبَاذِ كَابِيَانُ

سوال :- نماز میں کل کتنے واجب ہیں۔

جواب :- نماز میں کل ۳۳ واجب ہیں۔

۱۔ تکبیر تحریمیہ میں لفظ اللہ اکبر کہنا ۲۔ فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت کے سوا باقی نمازوں کی ہر رکعت میں الحمد پڑھنا ۳۔ سورۃ ملانا یعنی قرآن کی ایک بڑی آیت جو چھوٹی تین آیتوں کے برابر ہو یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنا ۴۔ فرضوں کی پہلی دو رکعتوں میں اور واجب و سنت و نفل کی ہر رکعت میں الحمد کے ساتھ سورۃ ملانا ۵۔ الحمد کا سورۃ سے پہلے پڑھنا ۶۔ ہر رکعت میں سورۃ سے پہلے ایک ہی بار الحمد پڑھنا ۷۔ الحمد اور سورۃ کے درمیان کچھ اور نہ پڑھنا ۸۔ قرأت کے فوراً بعد رکوع کرنا ۹۔ ایک سجدہ کے بعد بلا فصل دوسرا سجدہ کرنا ۱۰۔ تعدیل ارکان یعنی رکوع، سجود، قومہ اور جلسہ میں کم از کم ایک مرتبہ سخن اللہ کہنے کے بعد کھڑا ہونا ۱۱۔ قومہ یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا

۱۲ جلسہ یعنی دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا ۱۳ قعدہ اولے
 اگرچہ نفل نماز ہو ۱۴ فرض و وتر و سنن و نوافل میں قعدہ اولے میں
 تشہد پر کچھ نہ پڑھنا ۱۵ دونوں قعدوں میں پورا تشہد پڑھنا ۱۶
 سلام پھیرتے وقت لفظ السلام دو بار واجب ہے اور لفظ علیکم
 واجب نہیں ہے ۱۷ وتر میں دعا و قنوت پڑھنا ۱۸ تکبیر قنوت
 ۱۹ نماز عیدین کی چھوڑوں تکبیریں ۲۰ نماز عیدین میں دوسری
 رکعت کی تکبیر رکوع ۲۱ اور اس تکبیر کے لئے لفظ اللہ اکبر کہنا۔
 ۲۲ ہر جہری نماز یعنی مغرب و عشا کی پہلی دو رکعتوں میں اور فجر
 جمعہ - عیدین - تراویح اور رمضان شریف کے وتروں کی ہر رکعت
 میں امام کو بلند آواز سے قرأت کرنا ۲۳ ہر واجب و فرض کا اس کی
 جگہ پر ہونا ۲۴ ہر رکعت میں رکوع ایک ہی بار کرنا ۲۵ سجدہ کا
 ہر رکعت میں دو ہی بار کرنا ۲۶ دوسری رکعت سے پہلے قعدہ نہ کرنا
 ۲۷ چار رکعت والی نماز میں تیسری رکعت پر قعدہ نہ کرنا ۲۸ آیت
 سجدہ پڑھی ہو تو سجدہ تلاوت کرنا ۲۹ سہو سہو ہو تو سجدہ سہو کرنا
 ۳۰ دو فرض یا دو واجب یا واجب فرض کے درمیان ایک تسبیح کے بعد
 وقفہ نہ کرنا ۳۱ جب امام قرأت کرے بلند آواز سے ہو خواہ آہستہ
 اس وقت مقتدی کا چپ رہنا ۳۲ قرأت کے سوا تمام واجبات

میں امام کی پیروی کرنا یہ کل ۳۳ واجب ہیں ان میں سے اگر ایک بھی ترک ہو گیا بھول کر ہوا ہو یا جان کر تو سجدہ سہو واجب ہو گا۔ اگر سجدہ سہو کر لیا تو نماز ہو جائے گی ورنہ نماز کا دہرا نا واجب ہو گا۔

‡

(۱۲) چودھواں سبق

نماز پڑھنے کا طریقہ

سوال :- نماز پڑھنے کا طریقہ بیان کیجئے۔

جواب :- نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ وضو کر کے پاک کپڑے پہن کر قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہوا اور نماز کی نیت کر کے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر نواف کے نیچے باندھ لے اسکو تکبیر تحریمیہ کہتے ہیں، اس طرح کہ بائیں ہاتھ نیچے رہے اور دایں ہاتھ اس کے اوپر اور دل میں خیال رکھے کہ میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں کھڑا ہوں پھر ثنا یعنی -

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ

ترجمہ: اے اللہ ہم تیری پاکی کا اقرار کرتے ہیں، تیری تعریف بیان کرتے ہیں اور تیرا نام بہت بڑا ہے اور اللہ تعالیٰ تیرا بڑا ہے۔

وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ - پھر تعوذ یعنی :-

اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ -

ترجمہ :- میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں شیطان مردود سے۔

پھر تسمیہ یعنی :- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - پڑھے۔

ترجمہ :- اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا ہرمان نہایت رحم والا ہے۔

پھر الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو پلنے والا ہے تمام جہانوں کا بڑا ہرمان نہایت رحم والا ہے۔

مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِينُ

مالک ہر تیاست کے دن کا (اللہ) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔

اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ اَنْعَمْتَ

دکھا ہم کو راستہ سیدھا راستہ ان لوگوں کا کہ انعام فرمایا تو نے

عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ه

ان پر نہ ان کا کہ غضب کیا گیا ان پر اور نہ گمراہوں کا۔

پڑھے پھر آہستہ سے آمین (ایسا ہی ہو) کہے۔ پھر ضم سورۃ کرے یعنی کوئی سورۃ پڑھے

مَثَلًا اِنَّا اَعْطَيْنَكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَاَنْحُرْ اِنَّا شَانِكَ

بیشک ہم نے دیا تم کو خیر کثیر یا حوض کوثر۔ پس نماز پڑھیے اپنے رب کیلئے اور قربانی کیجئے بیشک پکا دشمن

هُوَ الْاَبْتَرُ

نسل بریدہ ہے۔

پھر اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں چلا جائے۔ رکوع میں دونوں ہاتھوں سے
گھٹنوں کو پکڑے۔ پھر رکوع کی تسبیح یعنی سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ۔
رپاکی بولتا ہوں اپنے پروردگار بزرگ کی) تین یا پانچ یا سات بار پڑھے پھر تسبیح یعنی
سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہو جائے اس کو قومہ کہتے ہیں
اور تحمید یعنی رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اسے ہاتھ پروردگار سب تعریف تیرے ہی واسطے ہے،
پڑھے پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے اس طرح کہ پہلے دونوں گھٹنے زمین
پر رکھے پھر دونوں ہاتھ پھر دونوں ہاتھوں کے درمیان پہلے ناک پھر ماتھا
زمین پر رکھے اور سجدہ کی تسبیح یعنی سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ تین یا پانچ یا
سات بار پڑھے پھر اللہ اکبر کہتا ہوا اس کے اور سیدھا بیٹھ جائے اس کو جلسہ
کہتے ہیں) پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں چلا جائے یہاں تک پہلی رکعت پوری
ہو گئی۔ پھر اللہ اکبر کہتا ہوا دوسری رکعت کے لئے سیدھا کھڑا ہو جائے
مگر یہ خیال رہے کہ سجدہ سے اٹھتے وقت زمین پر ہاتھ نہ ٹیکے۔ اب دوسری
رکعت کے لئے الحمد شریف پڑھے اور کوئی سورۃ ملائے۔ مثلاً :-

قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ اللهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ

رہے پانچویں) آپ کہہ دیجئے دوا اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ

يُولَدُ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝

وہ جنائیا اور نہ اس کا کوئی شریک ہے۔

اور پہلے کی طرح دوسری رکعت پوری کر کے بیٹھ جائے۔ اس طرح کہ بائیں پیر کے پنجے کو بچھا دے اور داہنے پیر کی انگلیوں کو قبلہ رو کر کے داہنے پیر کی ایڑھی کو کھڑا رکھے اور دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو سیدھا قبلہ رو کر کے گھٹنوں پر رکھے (اس کو قعدہ کہتے ہیں)۔ اب شہد یعنی :-

الشَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ

سب قولی عبادتیں اور سب فعلی عبادتیں اور سب مالی عبادتیں اللہ کے لئے ہیں سلام
عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں

السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ

سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ۝

اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

پڑھے اور شہدان لا الہ الا اللہ پڑھتے وقت داہنے ہاتھ کی کلمہ شہادت کی

انگلی کو سیدھا بلند کرے اور بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنا کر چھینکلیا
 اور اس کی برابر والی انگلی کو بھی بیچ کی انگلی کے ساتھ موڑ لے اور
 اَلَا اللّٰہُ پُر کلمہ کی انگلی کو گرا دے اور سب انگلیاں بچھا دے یہاں تک
 دو رکعتیں ہو گئیں۔ اگر دو رکعت کی نماز پڑھ رہا ہے تو اس کے
 بعد درودِ ابراہیمی یعنی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ

ترجمہ :- اے اللہ تو رحمت نازل فرما ہمارے سردار محمد علیہ السلام پر
 عَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی سَيِّدِنَا اِبْرٰہِیْمَ وَعَلٰی
 اور اُن کی آل پر جیسے رحمت نازل فرمائی تو نے پہلے سردار ابراہیم علیہ السلام پر اور اُنکی
 اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرٰہِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ تَجِبُ دُ - اَللّٰهُمَّ بَارِکْ
 آل پر بیشک تو تعریف کے لائق اور بڑی بزرگی والا ہے - اے اللہ برکت نازل فرما ہمارے
 عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ

سردار حضرت محمد علیہ السلام اور اُن کی آل پر جیسے برکت نازل فرمائی تو نے ہمارے
 عَلٰی سَيِّدِنَا اِبْرٰہِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرٰہِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ تَجِبُ
 سردار حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اُنکی آل پر بیشک تو تعریف کے لائق اور بڑی بزرگی والا
 پڑھے۔ اس کے بعد کوئی دعا رمانا ثورہ مثلاً :-

اَللّٰهُمَّ اَعِزُّ لِيْ وَاَوْلَادِيْ وَ لِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
 اے اللہ مغفرت فرما میری اور میرے والدین کی اور تمام مؤمنین اور مؤمنات کی

اِنَّكَ مُجِيبُ الدَّعَوَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ .

بیشک تو ہی دعاؤں کا قبول فرمانے والا ہے اپنی رحمت کا صدقہ اے ارحم الراحمین .

پڑھے اس کے بعد السلام علیکم ورحمة اللہ (سلام ہو تم پر اور اللہ کی رحمت)

کہتے ہوئے پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف سلام پھیرے . سلام پھرتے وقت

یہ نیت کرے کہ یہ سلام داہنی اور بائیں طرف کے مقتدیوں اور فرشتوں پر

بھیج رہا ہوں اور اگر تین یا چار رکعت کی نماز ہے تو قعدہ اولے میں تشهد پڑھ

کر سیدھا کھڑا ہو جائے اور بقیہ رکعتیں پوری کر کے قعدہ اخیرہ کرے اور تشهد

دروود ابراہیمی اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے . سلام پھرنے کے بعد امام

داہنی یا بائیں طرف مڑ جائے مقتدیوں کی طرف پیچھے نہ کرے کپرو دونوں

ہاتھ سینے تک بلند کر کے یہ دعا پڑھے :-

اللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ

ترجمہ : اے اللہ تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور تیری طرف سے سلامتی ملتی ہے اور تیری طرف ہی سلامتی

السَّلَامُ حَيْثُمَا رُبْنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخَلْنَا بِرَحْمَتِكَ دَارَ السَّلَامِ

لو جہی جہ زندہ رکھ ہم کو اے ہمارے رب سلامتی کے ساتھ

تَبَاتُكُنَا رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذِي الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ؛

اور داخل فرما ہکو اپنی رحمت سے دارالسلام میں . بہت برکت والا ہے تو ہمارے رب

اور بہت برتر ہے تو اے عظمت و بزرگی والے

سوال :- بہت سے لوگ مل کر جو نماز پڑھتے ہیں اس میں نماز پڑھانے والے کو اور نماز پڑھنے والوں کو اور اس نماز کو کیا کہتے ہیں۔

جواب :- بہت سے لوگ مل کر جو نماز پڑھتے ہیں اس میں نماز پڑھانے والے کو امام اور اس کے پیچھے نماز پڑھنے والوں کو مقتدی اور اس نماز کو جماعت کی نماز کہتے ہیں۔

سوال :- اکیلے نماز پڑھنے والے کو کیا کہتے ہیں۔

جواب :- اکیلے نماز پڑھنے والے کو منفرد کہتے ہیں۔

سوال :- نماز کی حالت میں نظر کہاں رکھنی چاہیے۔

جواب :- قیام کی حالت میں نظر سجدہ کی جگہ پر رکھے اور رکوع کی حالت میں پیروں کے انگوٹھے پر اور سجدہ کی حالت میں ناک کے بالنے پر اور جلسہ اور قعدہ کی حالت میں نظر گود میں رکھے۔

سوال :- رکوع کس طرح کرنا چاہیے۔

جواب :- رکوع کرنے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں سے دونوں گھٹنوں کو مضبوط پکڑ لے اور پیٹھ اور سر برابر رہیں۔ یعنی سر پیٹھ سے اونچا رہے نہ نیچا۔

سوال :- سجدہ کرنے کا صحیح طریقہ بتائیے۔

جواب :- سجدہ اس طرح کرنا چاہیے کہ دونوں گھٹنوں کو پہلے زمین

پر ٹیکے پھر دونوں ہاتھوں کو زمین پر اس طرح رکھے کہ انگلیاں
 قبلہ کی طرف سیدھی ہوں۔ دونوں ہاتھوں کے درمیان پہلے
 ناک پھر ماتھا زمین پر ٹیکے۔ دونوں کہنیاں زمین سے اونچی اور
 دونوں بازو پسلیوں سے جدا رکھے اور پیروں کی انگلیاں زمین
 پر جمی رہیں۔ اگر پیر کی سب انگلیاں زمین سے اٹھ گئیں تو نماز
 فاسد ہو جائے گی۔ لہذا کوشش کرنی چاہیے کہ زائد سے زائد
 انگلیاں زمین سے لگی رہیں اور رانیں پیٹ سے اور پنڈلیاں
 رانوں سے جدا رکھے۔

سوال :- ایک رکعت میں کتنے رکوع اور سجدے ہیں۔

جواب :- ایک رکعت میں صرف ایک رکوع اور دو سجدے ہیں اور
 دونوں سجدے فرض ہیں۔ اگر ایک سجدہ کیا تو نماز نہ ہوگی۔

سوال :- مقتدی اور منفرد کی نمازوں میں کیا فرق ہے۔

جواب :- ایک فرق تو یہ ہے کہ امام اور منفرد پہلی رکعت میں ثنا کے بعد
 اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر الحمد
 شریف اور کوئی سورۃ بھی پڑھے اور دوسری رکعت میں بسم اللہ اور
 الحمد شریف اور سورۃ پڑھتے ہیں مگر مقتدی پہلی رکعت میں صرف ثنا
 پڑھتا ہے اور باقی رکعتوں کے قیام کی حالت میں چپکاکھڑا رہتا ہے۔

اور کچھ نہیں پڑھنا۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ امام رکوع سے اٹھتے وقت صرف لتسمیع یعنی سمع اللہ لمن حمدہ کہتا ہے اور مقتدی صرف تہمید یعنی ربنا لک الحمد کہتا ہے اور منفرد لتسمیع یعنی سمع اللہ لمن حمدہ کے ساتھ تہمید یعنی ربنا لک الحمد بھی کہتا ہے۔

سوال :- سنت یا نفل نمازوں کی تین رکعتیں بھی پڑھی جاتی ہیں۔

جواب :- سنت یا نفل نمازوں کی تین رکعتیں نہیں ہوتیں دو یا چار رکعتیں ہوتی ہیں۔

سوال :- کیا فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ ملانا چاہیے۔

جواب :- فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ نہیں ملانا چاہیے۔ الحمد پڑھ کر رکوع میں چلا جائے۔

مُجَزَا

طبرانی اور بیہقی نے ابن حکیم غیبی سے روایت کی ہے کہ جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مجھ کو ملتے تو مجھ سے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا کا حال دریافت فرماتے اور جب میں ان کی خیریت کی خبر دیتا تو بہت خوش ہوتے۔ میں نے اس کا سبب دریافت کیا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

نے بیان فرمایا کہ ہم دس آدمی ایک گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو پیچھے مرے گا نار میں ہوگا۔ اس وقت تک آٹھ حضرات ان اصحاب میں سے انتقال فرما چکے ہیں اور حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ زندہ ہیں اسی وجہ سے میں سمرہ رضی اللہ عنہ کے حال کی تفتیش کرتا ہوں۔ اور حضرت ابو ہریرہ کا یہ حال تھا کہ اگر کوئی ان سے کہدیتا کہ حضرت سمرہ کا انتقال ہو گیا تو ان کو غش آجاتا تھا یہاں تک کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا۔ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کو مرض کزاز لاحق ہو گیا۔ وہ ایک بڑی دیگ میں پانی گرم کر کے اُس میں بیٹھتے تھے ایک روز وہ گر گئے اور آگ میں جل گئے۔ لوگ انکی عیادت کو حاضر ہوئے تو وہ خوش نظر آتے تھے حالانکہ اس سے پہلے وہ بہت غمگین رہا کرتے تھے۔ ان سے دریافت کیا کہ حضرت آپ خلافت معمول آج بہت خوش نظر آ رہے ہیں باوجودیکہ آج آپ جل گئے ہیں اور آپ کو بہت تکلیف ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم دس آدمیوں سے حضور علیہ السلام نے ایک روز فرمایا تھا کہ تم میں سے جو شخص پیچھے مرے گا وہ آگ میں ہوگا۔ مجھ سے پہلے ان سب حضرات کا انتقال ہو چکا مجھ کو یہ خوف تھا کہ میں جہنم میں جاؤں گا اسی وجہ سے میں بہت غمگین رہتا تھا۔ اب معلوم ہو گیا کہ حضور علیہ السلام کی مراد آگ سے جہنم کی آگ نہ تھی بلکہ

دنیا کی آگ تھی۔ مجھ کو اسی کی خوشی ہے۔

چنانچہ جیسا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا تھا حضرت سمرہ رضی اللہ
عنه ان دسوں حضرات میں سب سے پیچھے آگ میں جل کر فوت ہوئے
اور حضور علیہ السلام کی یہ پیشگوئی حروف بھرن و زست ثابت ہوئی :

اللَّهُمَّ افْتَحْ لَنَا بِالْخَيْرِ وَاخْتِمْ لَنَا بِالْخَيْرِ
وَأَجْعَلْ عَوَاقِبَ أُمُورِنَا بِالْخَيْرِ بِبَيْدِكَ الْخَيْرُ
إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ

(نوٹ)

فی سبیل اللہ تقسیم کرنے کے لئے ہر مسلمان چھاپ سکتا ہے :

مطبوعہ :

مشہور آفسٹ پریس کراچی۔

کاتبہ :

☆ اردو آرٹس بہادر شاہ مارکیٹ ۲۳۔ کراچی

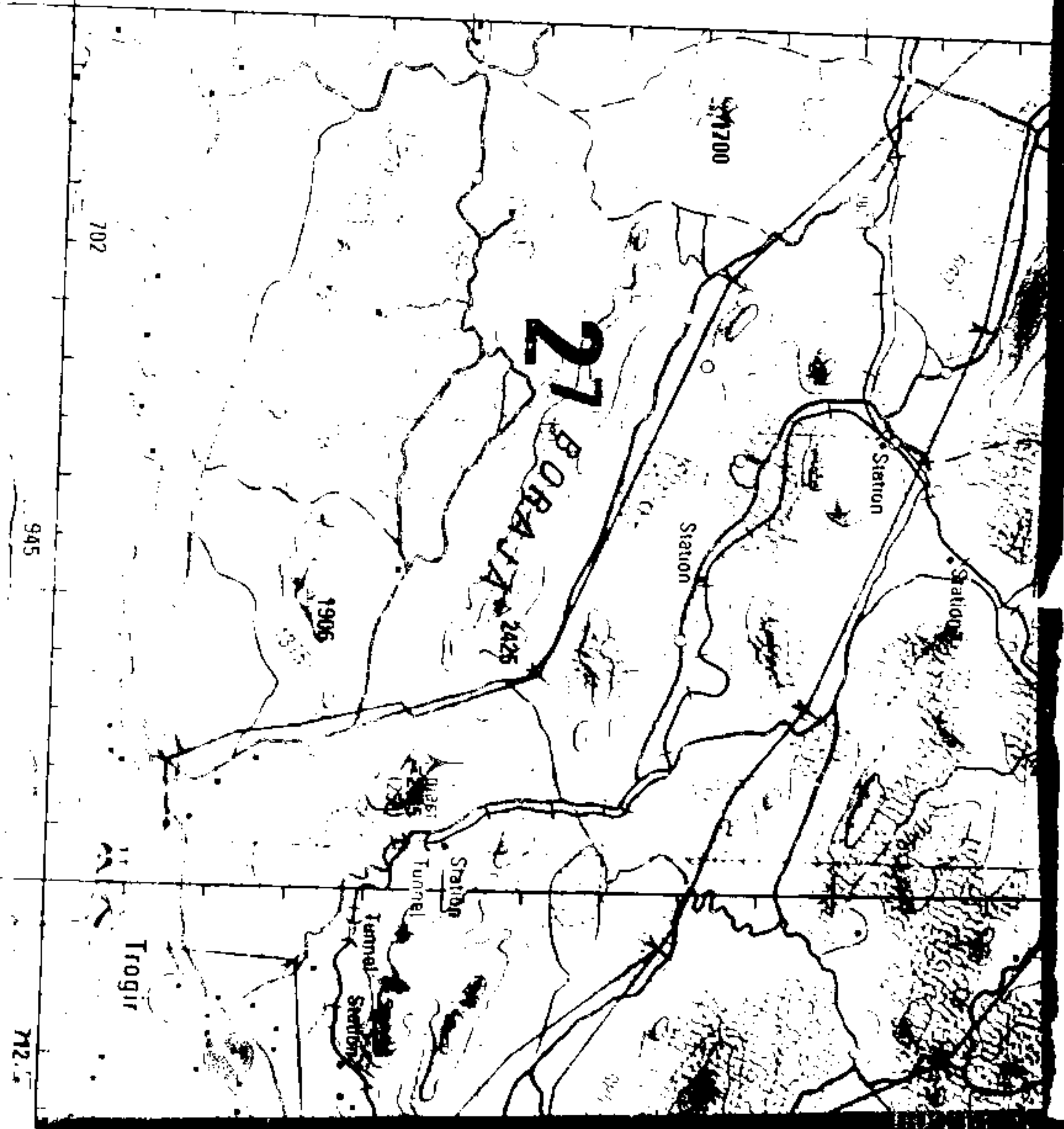
ۛ

mountain	mountain	mountain	mountain
height	height	height	height
1000	305	10000	3048
900	274	9000	2743
800	244	8000	2438
700	213	7000	2134
600	183	6000	1829
500	152	5000	1524
400	122	4000	1219
300	91	3000	914
200	61	2000	609
150	46	1500	454
100	10	1000	309

CONVERSION OF ELEVATIONS

FEET	METRES	FEET	METRES
1000	305	10000	3048
900	274	9000	2743
800	244	8000	2438
700	213	7000	2134
600	183	6000	1829
500	152	5000	1524
400	122	4000	1219
300	91	3000	914
200	61	2000	609
150	46	1500	454
100	10	1000	309

30'



مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّمَهُ فِي الدِّينِ

احمد رضا کے کتاب فیض نصاب فیعہ رشد و ہدایت

مُسَمًّى بِهِ

النوازل العربیہ

کا پہلا حصہ :-

مؤلف

حضرت علامہ حکیم قاری محبوب رضا صاحب انتظام العالم بریلوی

بی۔ یو۔ پی۔ ایس۔ علیگ (فاضل السنہ شرقیہ)

(تحقیق ۶۶۱)